پلڈاٹ

جنوری 2008

www.pildat.org

بیک گراؤنڈ پیپر

نیوز میڈیا کے لئے

پاکستان میں تعلیم سب کے لئے:
کلیدی نکات

تعاون

UNESCO

United Nations Educational,
Scientific and Cultural Organization

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

پلڈاٹ، پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کے استحکام کے لئے مصروفِ عمل ایک آزاد اور غیر جانبدار ادارہ ہے جو تحقیق و تربیت کی سہولتیں فراہم کرتا ہے۔ پلڈاٹ، پاکستان سوسائیٹز رجسٹریشن ایکٹ XXI 1960 کے تحت رجسٹرڈ شدہ غیر منافع بخش ادارہ ہے۔

اس بیک گراؤنڈ پیپر کے کاپی رائٹ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف **لیجسلیٹو** ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی۔ پلڈاٹ کے پاس ہیں۔
جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ اس کتابچے کو پلڈاٹ کا واضح حوالہ دے کر مکمل یا جزوی طور پر شائع کیا جا سکتا ہے۔

اظہار برأت

پلڈاٹ اور اس کتابچے کے مصنفین اس میں دیئے گئے اعداد و شمار اور معلومات کی وضاحت، پیشکش اور ان کے انتخاب نیز اس میں دی گئی آرا کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں تاہم ضروری نہیں کہ یونیسکو بھی ان سے متفق ہو۔

مطبوعہ پاکستان

ISBN: 978-969-558-078-3

پہلی اشاعت جنوری 2008

یہ کتابچہ اقوام متحدہ کے ادارہ برائے تعلیم، سائنس و ثقافت (یونیسکو) کے تعاون سے شائع کیا گیا ہے۔

United Nations Educational,
Scientific and Cultural Organization

پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف **لیجسلیٹو** ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی۔ پلڈاٹ
نمبر 7، 9th ایونیو، ایف-8/1، اسلام آباد
ٹیلی فون: 345 123 111 (51-92+) فیکس: 3078 226 (51-92+)
ای میل: info@pildat.org یو آر ایل: www.pildat.org

مندرجات

پیش لفظ 05
پاکستان میں تعلیم سب کے لئے: کلیدی نکات 07
سرسری جائزہ 07
پس منظر 08
تعلیمی پہلو کی الیکشن کے مباحثوں میں عدم موجودگی 08
ذرائع ابلاغ تعلیم کو الیکشن کے بحث ومباحثہ میں شامل کرنے کے لیے اہم کردار کرسکتے ہیں 08
تعلیم اور خواندگی کی صورتحال 09
پاکستان انسانی ترقی کے اعشاریے میں 136 ویں نمبر پر ہے 09
پاکستان تعلیمی ترقیاتی اعشاریے میں 120 ویں نمبر پر ہے 09
پاکستان میں 2015 تک ناخواندہ افراد کی تعداد 52 ملین سے زیادہ ہوجانے کا خدشہ 09
تناسب کے لحاظ سے کم پرائمری داخلے 09
تعلیم کے میدان میں علاقائی فرق 10
تقریباً ایک تہائی بچے پرائمری تعلیم مکمل کرنے سے پہلے سکول چھوڑ جاتے ہیں 10
صنفی مساوات 10
شعبہ تعلیم پر کم اخراجات 11
شعبہ تعلیم کے بجٹ کا کم استعمال 11
تعلیم پیداواری صلاحیت اور آمدن کا تعلق 11
تعلیمی مواقع میں برابری 11
"تعلیم سب کے لئے" کے اہداف پر سیاسی جماعتوں کا موقف کیا ہے 12

مندرجات

"تعلیم سب کیلئے" کے حصول کا پاکستانی عزم 12

بین الاقوامی عزم 12

آئینی ارتکاب 12

"تعلیم سب کے لیے" کے موضوع پر کل جماعتی کانفرنس کا انعقاد 12

میڈیا کی مدد کا حصول 13

ضمیمہ جات

میلینیم کے ترقیاتی اہداف (MDGs) اور تعلیم سب کے لئے کے اہداف کے سلسلے میں سیاسی جماعتوں کا موقف 17

پیش لفظ

کسی بھی معاشرے میں غربت کے انسداد اور ترقی کے لئے ابتدائی تعلیم کو شرط اول کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ ابتدائی تعلیم کے اشاریوں کے لحاظ سے پاکستان علاقائی اور عالمی، دونوں لحاظ سے بہت پیچھے ہے۔ پاکستان میں ابتدائی تعلیم اور خواندگی کو بہت سے سنگین مسائل کا سامنا ہے' مثلاً ناکافی رسائی، پست معیار' صنفی عدم مساوات اور متوازی نظام ہائے تعلیم چند بڑی رکاوٹیں ہیں۔ ان مسائل کے خاتمہ کے لئے عزم مصمم اور درست پالیسیوں کا تسلسل بہت ضروری ہیں۔

ایک ایسے وقت میں جب پاکستان آئندہ پانچ سال کے لئے نئی قیادت کے انتخاب کے مرحلے میں ہے' مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ''تعلیم سب کے لئے'' کے پروگرام کو درپیش ان مسائل سے پاکستان کی اہم سیاسی جماعتوں کی قیادت کو آگاہ کیا جائے۔ اس پس منظر میں' پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈیویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی (پلڈاٹ) اور اقوامِ متحدہ کی تنظیم' برائے تعلیم' سائنس وثقافت (یونیسکو) نے مشترکہ طور پر ''تعلیم سب کے لئے' کے موضوع پر ایک کل جماعتی کانفرنس (اے پی سی) کے انعقاد کا فیصلہ کیا ہے۔ اس اے پی سی کا مقصد ملک کی سیاسی قیادت کو' پاکستان میں تعلیم سب کے لئے'' کے پروگرام کی صورت حال سے آگہی فراہم کرنا اور باہمی مذاکرے کے ذریعے ان اہم شعبوں کے قومی اہداف پر وسیع اتفاق رائے پیدا کرنا اور ان اہداف کے حصول کے لئے راہ عمل کا تعین کرنا ہے۔ اس کل جماعتی کانفرنس کا مقصد پاکستان کی سیاسی جماعتوں کی قیادت کو مفید اور بامقصد تبادلہ خیالات کے لئے پس منظر کی معلومات کی فراہمی ہے اور اس سے سیاسی قائدین کو ملک کو درپیش اہم مسائل' خطے کے اور خطے سے باہر کے ممالک کے مقابلے میں پاکستان میں خواندگی اور ابتدائی تعلیم کی صورت حال سے آگہی حاصل ہو سکے گی اور وہ آئندہ کے لائحہ عمل کے لئے سفارشات پیش کر سکیں گے۔

'تعلیم سب کے لئے' کے بارے میں کل جماعتی کانفرنس کے کامیاب انعقاد کیلئے پلڈاٹ اور یونیسکو میڈیا کی معاونت کی متمنی ہے۔ میڈیا پاکستان میں شعبہ تعلیم کے مسائل کو اجاگر کرسکتا ہے اور ملک میں شعبہ تعلیم کو ترجیح دینے کے معاملے میں سیاسی جماعتوں کو متحرک کرنے اور موزوں ماحول پیدا کرنے میں مدد کرسکتا ہے۔ پاکستان میں تعلیمی نظام کی صلاحیت میں بہتری کیلئے میڈیا کا تعاون بہت اہم ہے۔ اس کے علاوہ اساتذہ کی تقرریوں اور تبادلوں میں سیاسی مداخلت ختم کرنے اور سکولوں میں تعلیمی معیار کی بہتری کیلئے بھی میڈیا کا تعاون ضروری ہے۔ بچوں، لڑکوں، لڑکیوں، مردوں اور عورتوں، چھوٹوں اور بڑوں اور امیر وغریب کو معیاری بنیادی تعلیم مہیا کرنے کیلئے، میڈیا ہراول دستے کا کردار ادا کرسکتا ہے۔ یہ بیک گراونڈ پیپر پاکستانی ادیبوں، کالم نگاروں، تجزیہ نگاروں، ٹی۔ وی پروگراموں کے میزبانوں اور پروڈیوسروں کے لئے تیار کیا گیا ہے تاکہ انہیں تعلیم کے حوالے سے موجودہ بنیادی مسائل اور ان سے متعلق حقائق سے آگاہ کیا جا سکے۔

تشکر

''تعلیم سب کے لئے' پر کل جماعتی کانفرنس کے انعقاد اور اس کتابچے کی اشاعت میں یونیسکو کے پاکستان کے دفتر نے جو مدد فراہم کی ہے، پلڈاٹ اس پر اظہار تشکر کرتا ہے۔ ہم اس بیک گراؤنڈ پیپر کی تیاری میں پیش قیمت رہنمائی فراہم کرنے پر بھی یونیسکو کے ارباب بست وکشاد کے ممنون ہیں۔ اس پیپر کی تیاری میں یونیسکو کے پاکستان کے ڈائریکٹر کے اس بیان سے مدد لی گئی ہے جو انہوں نے اے پی سی کے انعقاد سے متعلق 18 جنوری 2008 کو ذرائع ابلاغ کی بریفنگ کے لئے جاری کیا تھا۔

اظہار برأت

پلڈاٹ اور اس کی ٹیم نے اس کتابچے کے مندرجات کی درستگی کو یقینی بنانے کے لئے ہر ممکن مساعی کی ہے۔ تاہم ہم کسی غلطی یا خامی کی ذمہ داری قبول نہیں کرتے کیونکہ اگر ایسا کچھ ہوا بھی ہے تو وہ ارادی نہیں ہے۔ اس کتابچے میں پیش کئے گئے خیالات سے اقوام متحدہ کی تنظیم برائے تعلیم، سائنس وثقافت (یونیسکو) کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

اسلام آباد

جنوری 2008

پاکستان میں تعلیم سب کے لئے: کلیدی نکات

سرسری جائزہ

ناقص تعلیمی صورت حال جس کا براہ راست تعلق بے روزگاری، تشدد اور عدم جمہوریت سے ہے، الیکشن کے مباحثوں میں زیر بحث نہیں آ رہا جبکہ؛

۱۔ پاکستان کی تقریباً آدھی بالغ آبادی پڑھ لکھ نہیں سکتی۔

۲۔ انسانی ترقی کے اعشاریہ (Human Development Index) کے حوالے سے UNDP نے پاکستان کو 136 ویں پوزیشن پر رکھا ہے جو اس کے پڑوسی ممالک سے کم ہے۔ جیسے سری لنکا (99) مالدیپ (100) انڈیا (128)، میانمار (132) جس کی وجہ شرح تعلیم کی کمی اور سکولوں میں داخلے کی کم شرح ہے۔

۳۔ ان پڑھ آبادی 1961 سے 2005 تک دو کروڑ بیس لاکھ (22 ملین) سے چار کروڑ اسی لاکھ (48 ملین) ہو چکی ہے۔ اب اس امر کا اندیشہ ہے کہ پاکستان کی ان پڑھ آبادی 2015 تک پانچ کروڑ بیس لاکھ (52 ملین) ہو جائے گی جو کہ کئی ملکوں کی کل آبادی سے زیادہ ہے۔ جیسا کہ سری لنکا، جنوبی افریقہ اور میانمار وغیرہ۔

۴۔ پاکستان میں پرائمری جماعتوں میں داخلے (Primary Enrolment Rate) کی شرح 53 فی صد ہے جو جنوبی ایشیا کے ممالک میں سب سے کم ہے۔

۵۔ بلوچستان کے دیہی علاقوں کے پرائمری سکولوں میں صرف 23 فی صد لڑکیوں کا داخلہ ہوتا ہے۔ جب کہ پنجاب کے دیہی علاقوں میں اس کی شرح دوگنا ہے۔

۶۔ پنجاب کے دیہی علاقوں میں خواتین کی شرح خواندگی 67 فی صد ہے جس کے مقابلے میں صوبہ سندھ کی صرف 17 فیصد خواتین خواندہ ہیں۔

۷۔ بدقسمتی سے پرائمری تعلیم مکمل ہونے سے پہلے ایک تہائی بچے سکول چھوڑ جاتے ہیں۔ پہلی جماعت میں داخلہ لینے والے 100 خوش قسمت بچوں میں سے صرف 22 بچے ثانوی سطح تک پہنچ پاتے ہیں اور صرف 13 بچے ثانوی سطح کا امتحان پاس کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔

۸۔ پاکستان اپنے جی ڈی پی کا 2.4 فی صد تعلیم پر خرچ کرتا ہے جب کہ اقوام متحدہ کا تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی ادارہ (یونیسکو) کم از کم 4 فی صد کی تجویز دیتا ہے۔ اس کے برعکس انڈیا 3.8 فی صد، مالدیپ 7.5 فی صد اور نیپال 3.4 فی صد خرچ کرتا ہے۔

۹۔ ناقص نظام کے باعث تعلیم کے لئے مختص کردہ ترقیاتی بجٹ کا 50 فی صد سے زائد خرچ نہیں ہو پاتا۔

۱۰۔ بیرونِ ملک کام کرنے والا ایک پاکستانی اوسطاً 680 ڈالر اپنے ملک بھیجتا ہے۔ اس کے برعکس فلپائنی 1380 اور انڈونیشین 1259 یو ایس ڈالر اپنے ملک بھجواتا ہے۔ اس فرق کی بنیادی وجہ پاکستانی کارکن کی ناقص تعلیمی قابلیت ہے۔

پس منظر

تعلیمی پہلو کی الیکشن کے مباحثوں میں عدم موجودگی

پاکستان میں عام انتخابات 18 فروری کو ہونے والے ہیں اور میڈیا پر سیاسی و آئینی موضوعات چھائے ہوئے ہیں۔ جس میں آزاد و منصفانہ انتخابات اور جمہوریت کی بحالی کے امکانات اور آیا انتخابات استحکام یا ابتری کا باعث بنیں گے پر بحث ہو رہی ہے۔ انتخابات کے دوران ان موضوعات پر پرجوش بحث مباحثے ہونا ایک قدرتی امر ہے۔ جو بات مناسب معلوم نہیں دیتی وہ یہ ہے کہ بعض انتہائی اہم مسائل اور مشکلات جس کا قوم کو سامنا ہے ان پر بہت کم بحث مباحثہ ہوا ہے۔ اس موضوع پر سرے سے گفتگو ہی نہیں ہوئی ہے کہ کس طرح مختلف سیاسی پارٹیاں ان مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ یہ بات خوش آئند ہے کہ اکثر سیاسی جماعتوں نے اپنے انتخابی منشور میں تعلیم کے موضوع پر تفصیلاً بحث کی ہے۔ اگرچہ ہر منشور میں تفصیلات کی سطح مختلف ہے۔ تعلیم کی دگرگوں حالت، خاص طور پر ابتدائی تعلیم اور پاکستانیوں کی زندگیوں پر اس کے قلیل، درمیانی اور طویل المیعاد اثرات مثلاً؛ غربت، بے روزگاری، امن و عامہ کی خراب حالت، انتہا پسندی، کمزور جمہوری اداروں اور قانون کی عدم حکمرانی، انتخابی مکالمے میں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ یہ بات بہت اہم ہے کہ اس مرحلے پر سیاسی جماعتیں اس مسئلے کو باور کر سکیں اور اس مسئلے کے حل کے لیے الیکشن کے بعد کی حکمت عملی کے متعلق سوچ سکیں چاہے الیکشن کے بعد ان کی پوزیشن ایک برسراقتدار پارٹی، پارلیمنٹ میں حزب اختلاف یا پارلیمنٹ سے باہر تگ و دو میں مصروف ایک جماعت کی ہو۔

ذرائع ابلاغ تعلیم کو الیکشن کے بحث و مباحثہ میں شامل کرنے کے لیے اہم کردار کر سکتے ہیں۔

ذرائع ابلاغ تعلیم کو اور خاص طور پر پرائمری تعلیم کو قومی بحث و مباحثہ میں شامل کرنے کیلئے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ حقیقت دراصل یہ ہے کہ تعلیم کے فروغ اور اس کو تیزی سے پھیلائے بغیر ہمارے مسائل کا طویل المیعاد کوئی حل ممکن نہیں۔ یہ میڈیا بریف اس لیے تیار کیا گیا ہے تاکہ ایڈیٹر، کالم نگاروں، ٹاک شوز پروڈیوسرز، ٹاک شو کے میزبانوں، رپورٹرز، فیچرز لکھنے والوں اور تجزیہ نگاروں کو ابتدائی تعلیم اور پاکستان میں خواندگی کے بارے میں موجودہ حقائق فراہم کیے جائیں۔ یہ بریف پانچ فروری 2008 کو اسلام آباد میں یونیسکو اور پلڈاٹ کی جانب سے منعقد کی جانے والی آل پارٹیز کانفرنس کے پس منظر کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ اس کل جماعتی کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ تعلیم کی موجودہ صورتحال کے بارے میں سیاسی قائدین کو آگاہ کیا جا سکے ان مسائل کو حل کرنے کیلئے ان کے خیالات سے استفادہ کیا جا سکے۔ ذرائع ابلاغ تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے نہایت اہم کردار ادا کر سکتے ہیں اور سیاسی پارٹیوں پر زور دے سکتے ہیں کہ وہ اس موضوع کو انتہائی سنجیدگی سے لیں۔

تعلیم اور خواندگی کی صورتحال

حکومتِ پاکستان نے 'تعلیم سب کے لئے' پر ڈاکار فریم ورک آف ایکشن (2001-2015) کے متعین کردہ اہداف اور 'میلینئم ترقیاتی اہداف (MDGs)' کے حصول کے وعدے کر رکھے ہیں۔ پاکستان نے جن اہداف اور نصب العین کے حصول کے وعدے کر رکھے ہیں ان میں مفت اور لازمی معیاری پرائمری تعلیم، شرحِ خواندگی میں 50% اضافہ، تعلیم میں صنفی امتیازات کا خاتمہ اور 2015 تک پرائمری تعلیم کے معیار میں بہتری لانا شامل ہیں۔ اس کتابچے میں 'تعلیم سب کے لئے' اور 'میلینئم ترقیاتی اہداف' اور ان کے حصول کے لئے حکومتِ پاکستان کی طرف سے کئے گئے اقدامات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

پاکستان انسانی ترقی کے اعشاریے میں 136 ویں نمبر پر ہے۔

سیاسی اور سماجی ترقی کے لئے تعلیم ایک اہم ذریعہ ہے۔ پاکستان قدرتی اور انسانی ذرائع سے مالا مال ہے لیکن ان ذرائع سے صرف اسی وقت مکمل طور پر فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے جب کہ یہاں کے شہری تعلیم یافتہ اور ہنرمند ہوں۔ تعلیم پوری پاکستانی قوم کا مشترکہ مفاد ہے اور تمام جمہوری قوتوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ عوام کی بہتری اور خوشحالی، امن اور معاشرے میں رواداری کیلئے کوشش کریں۔ بدقسمتی سے پاکستان میں تقریباً آدھی بالغ آبادی لکھ پڑھ نہیں سکتی۔ انسانی ترقی کے اعشاریہ کے حوالے سے یو این ڈی پی نے پاکستان کو 136 ویں نمبر پہ رکھا ہے جو کہ اس کے علاقائی ہمسایوں جیسا کہ سری لنکا (99)، مالدیپ (100)، ہندوستان (128) اور میانمار (132) سے کم ہے۔ انسانی ترقی کے اعشاریے میں پاکستان کی اس حیثیت کا سبب خاص طور پر اس کی کم شرح خواندگی اور پرائمری انرولمنٹ کی کم سطح ہے۔

پاکستان تعلیمی ترقیاتی اعشاریے میں 120 ویں نمبر پر ہے۔

تعلیم کے میدان میں پاکستان جنوبی ایشیا کے دوسرے ملکوں سے جن میں نیپال، بنگلہ دیش اور مالدیپ شامل ہیں، بہت پیچھے ہے۔ یونیسکو کی 2008 کی رپورٹ EFA Global Monitoring کے مطابق جنوبی اور مغربی ایشیائی ممالک کی انسانی ترقیاتی اعشاریے میں پوزیشن درج ذیل کے گوشوارے میں دی گئی ہے۔

گوشوارہ ۱: پاکستان اور تعلیمی ترقیاتی اعشاریہ (۲۰۰۵ء)

ملک	تعلیمی ترقیاتی اعشاریہ
مالدیپ	74
ایران	90
میانمر	94
انڈیا	105
بنگلادیش	107
نیپال	110
پاکستان	120
Source: EFA Global Monitoring Report, 2008	

پاکستان میں 2015 تک ناخواندہ افراد کی تعداد 52 ملین سے زیادہ ہو جانے کا خدشہ۔

آبادی کے لحاظ سے پاکستان دنیا کا چھٹا گنجان آباد ملک ہے۔ اس کی نوجوان آبادی بڑھ رہی ہے اور حکومت کو ان کی تعلیم اور تربیت پر زیادہ خرچ کرنے کی ضرورت ہے۔ تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کے باعث اور باقاعدہ تعلیمی نظام میں تمام بچوں کو سکولوں میں داخلہ دینے کی استعداد نہ ہونے کے باعث ان پڑھ آبادی میں اضافہ ہوا ہے جو کہ 1961 میں دو کروڑ بیس لاکھ (22 ملین) اور 2005 میں یہ بڑھ کر چار کروڑ اسی لاکھ (48 ملین) ہوگئی ہے۔ اس بات کا خدشہ ہے کہ 2015 میں پاکستان کی ان پڑھ آبادی پانچ کروڑ بیس لاکھ (52 ملین) تک پہنچ جائے گی۔

تناسب کے لحاظ سے کم پرائمری داخلے

اگرچہ پاکستان نے گزشتہ کچھ عرصے کے دوران تعلیمی ترقی پر اپنی توجہ بڑھائی ہے لیکن اس کی خالص پرائمری تعلیم میں داخلوں کی شرح (Net Primary Enrolment Rate) جنوبی ایشیا میں سب سے کم ہے۔ گوشوارہ نمبر 2 اس کی تقابلی تصویر پیش کرتا ہے؛

گوشوارہ ۲: پرائمری تعلیم میں اندراج، وسطی اور جنوبی ایشیاء - ۲۰۰۵ء

ملک	شرح اندراج
ایران	95
انڈیا	89
بنگلا دیش	94
مالدیپ	79
نیپال	79
سری لنکا	97
پاکستان	68
Source: EFA Global Monitoring Report, 2008	

وزارت تعلیم کی جانب سے بین الاقوامی اداروں کو جاری کیے جانے والے اعداد وشمار کے علاوہ محکمہ شماریات حکومت پاکستان نے حال ہی میں ایک سروے (PSLM 2005-06) کیا ہے۔ جس میں پرائمری سطح پر داخلوں کی شرح (Primiary Enrolment Rate) صرف 53 فی صد دکھائی گئی ہے جو کہ مزید ابتر ہے۔ گوشوارہ نمبر 3 حقیقی صورت میں حال پیش کرتا ہے۔

گوشوارہ ۳: پرائمری تعلیم میں اندراج (۵-۹ سالہ طلباء) - ۲۰۰۵ء

	کل شرح	لڑکوں کی شرح	لڑکیوں کی شرح
کل پاکستان	53	56	48
شہری علاقاجات	65	66	64
دیہاتی علاقاجات	47	53	42
Source: PSLM Survey (2005-2006), Government of Pakistan			

تعلیم کے میدان میں علاقائی فرق

مندرجہ بالا اعداد وشمار ملک کی اجتماعی صورت حال کی نشاندہی کرتے ہیں۔ ترقی پذیر علاقوں اور اضلاع میں تعلیم کی حالت مایوس کن ہے۔ مثال کے طور پر بلوچستان کے دیہی علاقوں کی صرف 23 فی صد لڑکیاں پرائمری سکولوں میں داخلہ لینے کے قابل ہو پاتی ہیں۔ اس کے مقابلے میں پنجاب کے دیہی علاقوں میں یہ شرح 47 فی صد ہے۔ صوبہ سندھ کے دیہی علاقوں کی صرف 17 فی صد عورتیں لکھ اور پڑھ سکتی ہیں جب کہ اس کے مقابلے میں صوبہ پنجاب کے دیہی علاقوں کی شرح خواندگی 67 فی صد ہے (PSLM 2005-06) اس طرح ملک کے 55 اضلاع میں سکول جانے کے قابل بچوں کی نصف آبادی کا پرائمری سکولوں میں داخلہ نہیں ہوتا۔ ان اضلاع میں سے 21 کا تعلق بلوچستان سے ہے۔ اسی طرح وفاقی حکومت کے زیر انصرام قبائلی علاقوں میں شرح خواندگی سب سے کم یعنی 17.42 فیصد ہے۔ فاٹا کے مردوں میں شرح خواندگی 29.51 فیصد ہے جبکہ قومی سطح پر یہ اوسط 50 فیصد ہے۔ ان علاقوں میں خواتین کی شرح خواندگی 3 فیصد ہے جبکہ قومی سطح پر یہ اوسط 36 فیصد ہے۔

تقریباً ایک تہائی بچے پرائمری تعلیم مکمل کرنے سے پہلے سکول چھوڑ جاتے ہیں۔

وزارت تعلیم کی نیشنل ایجوکیشن سینسس رپورٹ (National Education Census Report) کے مطابق 31 فیصد بچے پرائمری تعلیم مکمل کرنے سے پہلے 31 فی صد بچے سکول چھوڑ جاتے ہیں۔ پہلی جماعت میں داخلہ لینے والے 100 خوش نصیب بچوں میں سے صرف 22 بچے ثانوی سطح تک پہنچ پاتے ہیں اور صرف 13 بچے ثانوی سطح کا امتحان پاس کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ اس ضیاع اور ابتر کارکردگی کے ذمہ دار کچھ خاص عوامل ہین جن پر آنے والی حکومتوں کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

صنفی مساوات

تعلیم میں صنفی مساوات کے تناظر کو دیکھا جائے تو پاکستان، خواتین کے تعلیمی مواقع کی کم ترین شرح والے ممالک میں سے ہے (گوشوارہ ۴)۔ 2005 میں لڑکیوں کے داخلوں کی شرح تشویشناک حد تک کم یعنی 59% تھی۔ اسی طرح پرائمری تعلیم مکمل کرنے والے لڑکوں کی 47% شرح کے مقابلے میں لڑکیوں کی شرح صرف 33% تھی۔ لڑکیوں کے پرائمری سکولوں کی تعداد لڑکوں کے سکولوں کی تعداد کا نصف ہے۔ اس وقت لڑکوں کے ہر دس سکولوں کے مقابلے میں لڑکیوں کے سکولوں کی تعداد چار ہے۔

گوشوارہ ۴: بنیادی تعلیم میں صنفی امتیازات

اشاریے	خواتین	مرد	کل
2005 پرائمری میں کل داخلوں کی شرح	59%	77%	68%
2004 میں پرائمری کی تکمیل کی شرح	33.18%	47.16%	40.36%
شرحِ خواندگی بالغاں (15 سال سے زیادہ) 2004	36%	64%	50%
شرحِ خواندگی نوجوانان (24-15 سال) 2004	50%	76%	65%
Source: EFA Global Monitoring Report, 2008			

شعبہ تعلیم پر کم اخراجات

بجٹ کا تناسب اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ کوئی قوم شعبہ تعلیم کو کس قدر اہمیت دیتی ہے۔ تاریخی اعتبار سے اس خطے کے دوسرے ممالک کے مقابلے میں پاکستان شعبہ تعلیم پر بہت کم رقم خرچ کر رہا ہے۔ پاکستان اپنے جی ڈی پی کا 2.4 فی صد تعلیم پر خرچ کرتا ہے جب کہ یونیسکو نے کم از کم 4 فی صد کی سفارش کی ہے۔ اس کے برعکس انڈیا 3.8 فی صد، مالدیپ 7.5 فی صد اور نیپال 3.4 فی صد خرچ کرتا ہے۔ مندرجہ ذیل گوشوارہ میں بلحاظ جی ڈی پی تعلیمی بجٹ کی تفصیل دی گئی ہے۔

گوشوارہ ۵: تعلیمی بجٹ بلحاظ قومی GDP - ۲۰۰۵ء

ملک	تعلیمی بجٹ
ایران	4.7%
انڈیا	3.8%
بنگلادیش	2.4%
مالدیپ	7.4%
نیپال	3.4%
پاکستان	2.4%
Source: EFA Global Monitoring Report, 2008	

شعبہ تعلیم کے بجٹ کا کم استعمال

پاکستان میں ہر سال شعبہ تعلیم کیلئے مختص کیے جانے والے بجٹ کا ایک بڑا حصہ خرچ نہیں ہو پاتا کیوں کہ موجودہ تعلیمی نظام کے ڈھانچے میں اس بجٹ کو خرچ کرنے کی صلاحیت ناکافی ہے۔ سرکاری دستاویزات کے مطابق ہر سال 50 فی صد سے زائد مختص کردہ تعلیمی ترقیاتی بجٹ خرچ نہیں ہو پاتا۔ تاہم غیر جانبدار تحقیق کرنے والوں کے اعداد وشمار کے مطابق یہ شرح اس سے کہیں زیادہ ہے۔ جن کے مطابق سال 07-2006 کے دوران تعلیمی ترقیاتی بجٹ کا تقریباً 67 فی صد خرچ نہیں ہو سکا اور اسی طرح مالی سال 08-2007 کے پہلے چار ماہ کے دوران شعبہ تعلیم کیلئے مختص کردہ کل ترقیاتی بجٹ کا صرف 7.6 فی صد خرچ ہوا۔

تعلیم پیداواری صلاحیت اور آمدن کا تعلق

یہ امر قابل ذکر ہے کہ بیرون ملک کام کرنے والا ایک پاکستانی کارکن اوسطاً 680 ڈالر اپنے ملک بھیجتا ہے۔ اس کے برعکس ایک فلپائنی کارکن 1380 اور انڈونیشین کارکن 1259 یو ایس ڈالرز اپنے ملک بھجواتا ہے۔ اس فرق کی بنیادی وجہ پاکستانی کارکن کی ناقص تعلیمی قابلیت ہے۔ (ذریعہ NAVTEC اسلام آباد)

تعلیمی مواقع میں برابری

اس وقت پاکستان کو متعدد معاشرتی تنازعات کا سامنا ہے جو سرکاری سکولوں، پرائیویٹ سکولوں اور مدارس کی صورت میں متوازی نظام ہائے تعلیم کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ ان کے معیار، نصاب، ذریعہ تعلیم اور ذرائع آمدن میں واضح فرق نمایاں ہیں۔ دیہی اور شہری سرکاری سکولوں میں حاصل تعلیمی سہولتوں میں واضح فرق پایا جاتا ہے۔ سرکاری شعبے کے سکولوں میں یکساں معیارِ تعلیم کے فقدان کی بنا پر جا بجا پرائیویٹ سکول کھل گئے ہیں جو ملک کے پست معیارِ تعلیم کے متبادل کے طور پر دیکھے جاتے ہیں۔ 1990 سے لے کر 2005 تک تعلیم میں نجی شعبے کا حصہ 14 فیصد سے بڑھ کر 33 فیصد ہو گیا ہے (جن میں دینی مدارس بھی شامل ہیں)۔

''تعلیم سب کے لئے'' کے اہداف پر سیاسی جماعتوں کا موقف کیا ہے

پاکستان کی سیاسی جماعتوں نے2008 کے انتخابات کے لئے اپنے اپنے منشور کا اعلان کر دیا ہے۔ موازنے کا ایک چارٹ تیار کیا گیا ہے جس میں 2000 میں حکومت کی طرف سے 'تعلیم سب کے لئے' اور 'میلینئیم ترقیاتی اہداف' کے جن اہداف کو پورا کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا' ان کا موازنہ ان مجوزہ اہداف سے کیا گیا ہے جن پر پاکستان میں ''تعلیم سب کے لئے'' پر کل جماعتی کانفرنس میں غور کیا جائے گا۔ نیز 6 بڑی سیاسی جماعتوں کی طرف سے ان اہداف کے سلسلہ میں ان کے اپنے اپنے منشور میں وعدے کئے گئے ہیں ان کا مندرجہ بالا کے ساتھ موازنہ بھی چارٹ میں شامل ہے۔ موازنے کے چارٹ کے لئے ملاحظہ ہو ضمیمہ 1

" تعلیم سب کیلئے " کے حصول کا پاکستانی عزم

بین الاقوامی عزم

پاکستان نے اپریل 2000 میں ڈاکار میں " تعلیم سب کے لیے "(Education For All) اور ملینیم ترقیاتی اہداف (Millennium Development Goals) کے حصول کیلئے پختہ عزم کا اظہار کیا تھا۔ پاکستان نے ان اہداف کو حاصل کرنے کے لیے کئی اقدامات اٹھائے ہیں جن میں نیشنل ایکشن پلان برائے ای ایف اے (2000-2015) ایجوکیشن سیکٹر ریفارمز (ای ایس آر) کا شروع کرنا، صوبوں کو مزید فنڈ مہیا کرنا، سکول فیس کا خاتمہ، مفت نصابی کتابیں دینا، طالبات کیلئے وظائف اور شعبہ تعلیم کے بجٹ میں بتدریج اضافہ بھی شامل ہیں۔ بین الاقوامی برادری اور سول سوسائٹی کی تنظیموں نے حکومت پاکستان کی اس مثبت حکمت عملی اور کارناموں کی تعریف کی ہے اور اسے تسلیم کیا ہے۔ تاہم پاکستان کو ایک لمبا سفر طے کرنا ہے۔ ناخواندگی اور سکولوں میں داخل نہ ہونے والے بچوں کے بہت بڑے مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان کو ان تمام کوششوں کو بڑھانے اور آنے والی حکومتوں کے دوران جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔

آئینی ارتکاب

آئین پاکستان آرٹیکل(b)37:

" ریاست پاکستان۔۔۔ناخواندگی کا خاتمہ کرے گی اور کم سے کم عرصہ میں مفت اور لازمی ثانوی تعلیم مہیا کرے گی"۔

آئین پاکستان میں درج اس عزم کی روشنی میں مکمل خواندگی کے حصول اور مفت اور لازمی بنیادی تعلیم کے مہیا کرنے کیلئے پاکستان میں 1947 سے 22 پالیساں اور منصوبہ ہائے عمل متعارف کرائے گئے ہیں۔ 60 سال گزرنے کے بعد اور آئندہ پانچ سالوں کیلئے سیاسی قیادت منتخب کرنے کے موقع پر یہ انتہائی مناسب ہوگا کہ ماضی میں کی گئی ترقی کا جائزہ لیا جائے۔ اس سے سبق سیکھا جائے اور ناکامیوں کا تنقیدی جائزہ لیا جائے اور آئندہ کے لئے نئی قوت کے ساتھ آگے بڑھنے کیلئے حکمت عملی تیار کی جائے۔

" تعلیم سب کے لیے " کے موضوع پر کل جماعتی کانفرنس کا انعقاد

اس پسِ منظر میں " تعلیم سب کے لیے " کے موضوع پر پلڈاٹ اور یونیسکو نے 5 فروری 2008 کو ایک کل جماعتی کانفرنس بلانے کا اہتمام کیا ہے۔ اس کے مقاصد مندرجہ زیل ہیں۔

ا۔ پاکستان کو بنیادی تعلیم اور خواندگی کے شعبوں میں درپیش اہم مسائل اور مشکلات کے بارے میں سیاسی قیادت کو آگاہ کرنا۔

۲۔ ملک میں شعبہ تعلیم کی ترقی کیلئے مختلف سیاسی جماعتوں کے منصوبوں اور آراء سے مستفید ہونا۔

۳۔ مشترکہ اعلامیہ کی صورت میں سیاسی جماعتوں سے یقین دہانی حاصل کرنا کہ وہ " تعلیم سب کے لیے "(Education For All) کے اہدف کے حصول کے لیے ٹھوس اقدامات میں تیزی لائیں گے اور قابل عمل حکمت عملی ترتیب دیں گے۔

مجوزہ کل جماعتی کانفرنس ایک خالصتاً غیر سیاسی مشاورت ہے جس کا مقصد ان تمام رہنماوں کی معاونت کرنا ہے جو اس بات پہ یقین رکھتے ہیں کہ پاکستانی معاشرے میں معیاری تعلیم کے ذریعے ترقی اور تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔ اس سلسلے میں قومی اسمبلی اور سینٹ میں 07-2002 کے دوران نمائندگی رکھنے والی تمام بڑی سیاسی جماعتوں کو دعوت دی گئی ہے۔

میڈیا کی مدد کا حصول

'تعلیم سب کے لئے' کے بارے میں کل جماعتی کانفرنس کے کامیاب انعقاد کیلئے پلڈاٹ اور یونیسکو میڈیا کی معاونت کی متمنی ہے۔ میڈیا پاکستان میں شعبہ تعلیم کے مسائل کو اجاگر کر سکتا ہے اور ملک میں شعبہ تعلیم کو ترجیح دینے کے معاملے میں سیاسی جماعتوں کو متحرک کرنے اور موزوں ماحول پیدا کرنے میں مدد کر سکتا ہے۔ پاکستان میں تعلیمی نظام کی صلاحیت میں بہتری کیلئے میڈیا کا تعاون بہت اہم ہے۔ اس کے علاوہ اساتذہ کی تقرریوں اور تبادلوں میں سیاسی مداخلت ختم کرنے اور سکولوں میں تعلیمی معیار کی بہتری کیلئے بھی میڈیا کا تعاون ضروری ہے۔ بچوں، لڑکوں، لڑکیوں، مردوں اور عورتوں، چھوٹوں اور بڑوں اور امیر و غریب کو معیاری بنیادی تعلیم مہیا کرنے کیلئے، میڈیا ہراول دستے کا کردار ادا کر سکتا ہے۔

ضمیمہ جات

ضمیمہ نمبر1

میلینیم ترقیاتی اہداف (MDGs) اور تعلیم سب کے لئے کے اہداف کے سلسلے میں سیاسی جماعتوں کا موقف

2008 کے انتخابات کے لئے منشوروں کا موازنہ

متغیرہ	ای ایف اے اور ایم ڈی جیز کے اہداف	ہدف کی وضاحت	اے این پی	ایم ایم اے	ایم کیو ایم	پی ایم ایل (ن)	پی ایم ایل (ق)	پی پی پی
مفت تعلیم	آئین کے آرٹیکل 37 (ب) کے مطابق مفت پرائمری تعلیم کو حق قرار دینے کے لئے قانون مساوی		قانون سازی کا کوئی ذکر نہیں۔ پرائمری تک مفت تعلیم دینے کا وعدہ مگر وقت کا تعین نہیں کیا گیا	کوئی ذکر نہیں	قانون سازی کا کا ذکر نہیں۔ میٹرک تک تعلیم مفت اردو لازمی کرنے کا وعدہ۔ وقت کا تعین نہیں کیا گیا	قانون سازی کا کوئی ذکر نہیں۔ اعلیٰ ثانوی سطح تک مفت تعلیم کا وعدہ وقت کا تعین نہیں کیا گیا	کوئی تذکرہ نہیں	کوئی تذکرہ نہیں
پرائمری سطح تک عام تعلیم	2015 تک پرائمری میں داخلوں کی شرح 100 %	5-9 کی عمر کے بچوں کی تعداد جو پہلی سے پانچویں تک زیر تعلیم ہیں ان کی تعداد کو 5-9 کی عمر کے کل بچوں پر تقسیم کر کے 100 سے ضرب دی جائے	کوئی تذکرہ نہیں	کوئی تذکرہ نہیں	کوئی تذکرہ نہیں	2012 تک 100% بچوں کو پرائمری میں داخلہ دیا جائے گا	کوئی تذکرہ نہیں	2015 تک 5-10 کی عمر سکے 100% بچوں کو سکولوں میں داخل کیا جائے گا
	پانچوں جماعت تک تعلیم کی تکمیل 75%	پہلی سے پانچویں جماعت تک جو بچے تعلیم	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں
	بالغوں میں خواندگی کی 88% شرح	دس سال یا زیادہ عمر کے جو لوگ سمجھ کر لکھ پڑھ سکیں، ان کا تناسب	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	2012 پرائمری سطح تک 100% خواندگی کی شرح حاصل کی جائے گی	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں
پرائمری سطح تک صنفی مساوات کو فروغ دیا جائے گا	2015 تک پرائمری سطح پر مکمل صنفی مساوات	پرائمری میں داخل کل لڑکیوں کا لڑکوں کے ساتھ تناسب	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں
تعلیمی بجٹ کی تخصیص	تعلیم کے بجٹ کو تین سال میں جی ڈی پی کے کم از کم 6% تک بڑھایا جائے گا	کوئی ذکر نہیں	جی ڈی پی کا 6% مختص کیا جائے گا مگر وقت کا تعین نہیں	تعلیمی بجٹ کو دفاعی بجٹ کی طرح اہمیت دے کر نمایاں اضافہ کیا جائے گا	2013 تک پوٹ کو جی ڈی پی کے 1.5 تک بڑھایا جائے گا۔ صوبائی اور ضلعی حکومتوں کے ریونیو کا 20% تعلیم پر خرچ کیا جائے گا	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں
خواندگی کے لئے بجٹ کی تخصیص	تعلیمی بجٹ کا دس فیصدی خواندگی کے لئے مختص کیا جائے	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں	کوئی ذکر نہیں

www.pildat.org

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرنسی

7، 9th ایونیو، ایف-8/1، اسلام آباد
ٹیلی فون: 345 123 111 (51-92+) فیکس: 3078 226 (51-92+)
ای میل: info@pildat.org